بسم الله الرحمن الرحیم

شعبه تحقیق

745

سرشناسه:	معرفت، محمدهادی، ۱۳۰۹ - ۱۳۸۵.
عنوان قراردادی:	صیانةالقرآن من‌التحریف.
عنوان و نام پدیدآور:	تحریف قرآن کی بطلان کا تحلیلی جائزه / محمدهادی معرفت ؛ مترجم عارف‌حسینی.
فروست اصلی :	مرکز بین المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله ۹پ/۲۹/۱۳۹۳
فروست فرعی :	معاونت پژوهش ۵
مشخصات نشر:	قم : مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی‌الله‌علیه‌وآله.
شابک:	۹-۰۹۲-۱۹۵-۹۶۴-۹۷۸
وضعیت فهرست نویسی:	فیپا
یادداشت:	کتاب حاضر از متن فارسی با عنوان «مصونیت قرآن از تحریف» به اردو برگردانده شده است.
عنوان دیگر:	مصونیت قرآن از تحریف.
موضوع:	قرآن -- تحریف
موضوع:	قرآن -- دفاعیه‌ها و ردیه‌ها
شناسه افزوده:	مبارک‌پوری، عارف حسین، مترجم
رده بندی کنگره:	۱۳۹۳ ۹۰۴۶ص۶م/۲/BP۸۹
رده بندی دیویی:	۲۹۷/۱۵۹
شماره کتابشناسی ملی:	۱۸۹۱۳۹۲

تحریف قرآن کے بطلان کا تحلیلی جائزہ

آیت‌الله محمد هادی معرفت

مترجم:
عارف حسینی

مرکز بین‌المللی
ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله

تحریف قرآن کے بطلان کا تحلیلی جائزہ

مؤلف: آیت‌الله معرفت
مترجم: عارف حسینی
چاپ اول: ۱۳۹۳ش / ۱۴۳۵ق
ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیﷺ
● **چاپ:** نارنجستان ● **قیمت:** ۱۳۵۰۰۰ ریال ● **شمارگان:**۳۰۰

جمله حقوق بحق ناشر محفوظ هی

مراکز فروش:
● قم، چهارراه شهدا، خیابان معلم غربی(حجتیه)، نبش کوچه ۱۸. تلفکس: ۹ـ ۰۲۵ـ۳۷۸۳۹۳۰۵
● قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۰۲۵ـ۳۲۱۳۳۱۰۶ ـ فکس: ۰۲۵ـ۳۲۱۳۳۱۴۶
● تهران، خیابان انقلاب، بین خیابان وصال شیرازی و قدس، نبش کوچه اسکو، پلاک ۱۰۰۳. تلفن: ۰۲۱ـ۶۶۹۷۸۹۲۰
● مشهد، خیابان امام رضاؑ، خیابان دانش شرقی، بین دانش ۱۵ و ۱۷. تلفن: ۰۵۱۱ـ۸۵۴۳۰۵۹
miup@pub.miu.ac.ir pub.miu.ac.ir

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب وتألیف میں زحمت فرمائی ہے

عرض ناشر

"انّا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون"(۱)

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی (ہمیشہ کے لئے) اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''

قرآن مجید وہ تابناک ستارہ ہے جو ہر دور کے انسانوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ و نیز ظلمت و تاریکی سے نجات کا ذریعہ ہے اور یہ علم و معرفت کا وہ تابندہ ستارہ ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا اور اپنی نورانی شعاعوں سے لوگوں کو ہدایت کے راستہ کی نشاندہی کرتا رہے گا تاکہ انسان اس کی نورانی شعاعوں کے ذریعہ جہل و تاریکی سے نکل کر ہدایت کے بلند راستہ پر گامزن ہو سکے۔

قرآن مجید پیغمبر اسلامؐ کا وہ عظیم الشان معجزہ ہے جس کے بارے میں تمام امت اسلامیہ کا متفق علیہ فیصلہ ہے کہ قرآن مجید جس طرح قلب پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوا بغیر کسی کمی و زیادتی کے بالکل اسی شکل میں تمام لوگوں کے پاس موجود ہے۔

قرآن مجید کی طرف اس قسم کی نامعقول تہمتوں کی ابتداء اس وقت سے ہوئی جب صاحبان مصحف نے یہ گمان کرنا شروع کیا کہ قرآن مجید پڑھنے صحیح طریقہ صرف انھیں معلوم ہے اور ان کے علاوہ تمام لوگ غلط راستہ پر ہیں۔

یہ سلسلہ کافی دنوں تک یوں ہی چلتا رہا یہاں تک کہ خلیفۂ سوم کا دور آیا جس میں انھوں نے مختلف قسم کے مصحفوں کے بجائے مصحف واحد کی تحریک چلائی لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس

۱۔ سورۂ حجر (۱۵)، آیت ۹.

کام کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے حوالے کی گئی جن کے اندر اس اہم کام کی لیاقت نہیں پائی جاتی تھی جس کی بناء پر یہ سلسلہ ختم نہ ہوسکا اور دوسری طرف اسلام دشمن طاقتوں کے ملحدانہ اور جاہلانہ منصوبے تھے جس میں ہمیں بنی امیہ جیسے کم عقل افراد جو قرآن مجید کے مقام ومنزلت، پھراس کے بعد اسلام کی عظمت کو گھٹانے کا خواب دیکھ رہے تھے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

زیرنظر کتاب ''مصونیت قرآن از تحریف'' استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ محمد ہادی معرفتؒ کی گرانقدر تالیفات میں سے ایک اہم تالیف ہے جس کو آپ نے تحریف کے شبہہ کی رد میں تحریر کیا ہے کہ جس کو المصطفیﷺ عالمی یونیورسٹی کے ایک گرانقدر محقق جناب آقائے عارف حسین ہندی نے اردو زبان میں ترجمہ سے آراستہ کیا ہے۔

خداوند عالم ان کی زحمات کو قبول فرمائے اوران کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

ہم آخر میں اپنے تمام معاونین کے صمیم قلب سے شکرگزار ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کو منظرعام تک آنے میں زحمت اٹھائی ہے۔خداوند عالم انھیں دین ودنیا کے تمام مراحل میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے (آمین)

شعبۂ تحقیقات
المصطفیﷺ عالمی یونیورسٹی

فہرست

عنوان	صفحہ
پیشگفتار مترجم	۱۳
مقدمہ مؤلف	۱۷
تحریف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف	۲۳
کلمۂ تحریف	۲۳
تحریف کا اصطلاحی مفہوم	۲۷
۱) معنوی تحریف	۲۷
۲) تحریف موضعی	۲۸
۳) قرائت میں تحریف	۲۸
۴) لہجہ اور تلفظ میں تحریف	۲۸
۵) کلمات کی تبدیلی کے ذریعہ تحریف	۲۹
۶) کلمات کے اضافہ کے ذریعہ تحریف	۳۰
۷) کمی کے ذریعہ تحریف	۳۱

قرآن مجید میں کلمۂ تحریف ۳۲
شبہۂ تحریف کی رد میں دلیلیں ۳۵
۱۔عقل کا قطعی اور واضح فیصلہ ۳۵
۲۔قرآن مجید متواتر ہے ۳۸
۳۔قرآن مجید پیغمبر اسلامؐ کا جاودانی معجزہ ہے ۴۰
۴۔قرآن مجید کا محافظ خداوند متعال ہے ۴۵
آیت حفظ میں کلمۂ ''ذکر'' ۴۹
ایک اعتراض کا جواب ۵۰
۵۔قرآن کے اندر باطل نہیں آسکتا ۵۲
۶۔روایات کو قرآن مجید کے معیار پر تولنا ۵۴
۷۔تحریف قرآن کی نفی میں اہل بیتؑ کے ارشادات ۵۷
نتیجہ ۶۳
قرآن مجید میں تحریف کی نفی کے سلسلہ میں علمائے شیعہ کے نظریات ۶۵
علمائے اہل سنت کی گواہی ۸۵
غلط تہمتیں ۹۳
ابن طاؤس کا جواب ۹۴
مغربی مستشرقین کی بے ہودہ باتیں ۹۷
اندھی تقلید ۱۰۳
ایک مختصر تحقیق ۱۰۳
حدیث کا نقل کرنا اس کی قبولیت کی دلیل نہیں ہے ۱۰۴
ناشائستہ اور بے بنیاد نسبت ۱۰۶
اصول کافی کے اندر شک میں ڈالنے والی کوئی بات نہیں ہے ۱۰۷

متاخر اخباریوں کے مقابلہ میں ہمارا موقف ۱۱۱
شیعوں کی چار اہم کتابیں ۱۱۲
تکلیف دہ سادہ لوحی ! ۱۱۵
فصل الخطاب کے خلاف ہنگامہ ۱۱۷
نظریہ کی تبدیلی یا الفاظ سے کھیل ! ۱۲۰
عہدین میں تحریف ۱۲۳
عہدین کی کتابوں میں تحریف سے کیا مراد ہے؟ ۱۲۳
لہجہ میں تحریف ۱۲۷
تاریخ عہدین پر اجمالی نظر ۱۲۹
عہد قدیم ۱۳۱
جناب موسیٰ علیہ السلام سے منسوب توریت ۱۳۳
بخت نصر کی وحشیانہ یلغار ۱۳۶
توریت کی سندوں کا سلسلہ منقطع ہے ۱۳۵
چار انجیلوں کے حالات ۱۳۶
جو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی وہ کیا ہوئی ؟ ۱۳۷
گزشتہ اور موجودہ واقعات میں یکسانیت ۱۴۰
ظاہری نگاہ رکھنے والے (حشویہ) کے نزدیک تحریف ۱۴۹
۱) آیت رجم ! ۱۵۱
۲) آیت رغبت (منھ موڑنا) ! ۱۵۲
۳) آیت جہاد ۱۵۳
۴) آیت فراش ! ۱۵۳
۵) کیا قرآن مجید میں ۱۰۲۷۰۰۰ احروف ہیں؟ ۱۵۴

۶) حافظین قرآن کے قتل ہو جانے سے قرآن کا نابود ہونا! ۱۵۵
۷) عائشہ کے مصحف میں کچھ اضافات ۱۵۵
۸) سورۂ بینہ کی دو آیتیں! ۱۵۶
۹) دو آیتیں مصحف میں نہیں لکھی گئیں! ۱۵۸
۱۰) سورۂ برائت و سورۂ مسبحات کے مانند دوسرے دو سوروں کا پایا جانا ۱۵۹
۱۱) سورۂ احزاب کا سورۂ بقرہ سے بڑا ہونا ۱۶۰
۱۲) دعائے قنوت ۱۶۲
۱۳) سورۂ برائت کا صرف ایک چوتھائی حصہ باقی بچا ہے ۱۶۳
۱۴) ایک کلمہ کا اضافہ ۱۶۵
۱۵) ایک حرف کی تبدیلی! ۱۶۶
۱۶) بے جا اجتہاد ۱۶۶
۱۷) بے بنیاد نظریہ! ۱۶۸
۱۸) چار غلط کلمے ۱۷۰
۱۹) ''ولایت'' نام کا ایک بناوٹی سورہ! ۱۷۴
ایک مختصر جائزہ ۱۸۰
دبستان مذاہب اور اس کے مؤلف کے بارے میں چند باتیں ۱۸۲
یہ مؤلف کون ہے؟ ۱۸۴
۲۰) کتاب ''فرقان'' کا ناگوار حادثہ ۱۸۵
متاخرین اخباریوں کے نزدیک تحریف ۱۸۷
تحریف سے متعلق روایات کی تحقیق ۲۹۳
فصل الخطاب کے مؤلف کے نظریات ۲۰۳
تحریف کا عقیدہ رکھنے والوں کی اہم ترین دلیل ۲۱۷

نوری نے جن کتابوں پر اعتماد کیا ہے وہ نا قابل اعتبار ہیں ۲۱۸
۱) ایک نا معلوم کتابچہ ۲۱۸
[اشعری سے منسوب کتابچہ] ۲۱۸
[نعمانی سے منسوب کتابچہ] ۲۱۹
[سید مرتضٰی سے منسوب کتابچہ] ۲۲۰
۲) سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب ''ثقیفہ'' ۲۲۱
۳) احمد بن محمد سیاری کی کتاب ''القراءات'' ۲۲۳
۴) ابوالجارود، زیاد بن منذر سرحوب کی تفسیر ۲۲۴
۵) علی بن ابراہیم قمی سے منسوب تفسیر ۲۲۴
۶) علی بن احمد کوفی کی کتاب ''استغاثہ'' ۲۲۶
۷) طبری کی کتاب ''الاحتجاج'' ۲۲۷
۸) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منسوب تفسیر ۲۲۹
۹) وہ تفسیریں جن کی سندیں مقطوع ہیں ۲۳۰
ایک ہزار ایک حدیث! ۲۳۴
دوسو حدیثوں کا جائزہ ۲۳۶
پہلی قسم ۲۳۶
دوسری قسم ۲۴۸
تیسری قسم ۲۵۱
چوتھی قسم ۲۵۶
پانچویں قسم ۲۶۲
چھٹی قسم ۲۶۳
ساتویں قسم ۲۶۷

قرآن میں پیغمبر اسلامؐ کے جانشینوں کی فضیلت ۲۷۵
خلاصہ ۲۸۷
چند کتابوں کا تعارف ۳۹۳
منابع ۳۹۵

پیشگفتار مترجم

پروردگار عالم قرآن مجید کی عظمت کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے:

"انّا نحن نزلنا الذکر و انّا له لحافظون"

"بے شک اس کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور پھر ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"

قرآن مجید کی اس آیت سے یہ واضح ہے کہ پروردگار عالم نے قرآن مجید کو ہر جہت سے محفوظ رکھا ہے۔اس کے الفاظ کو فصاحت و بلاغت کے ذریعہ تاکہ کوئی لفظ فصاحت و بلاغت کے خلاف قریب نہ آسکے اور اس کے معنی کو حقائق و معارف کے ذریعہ تاکہ کسی طرح کی غلط بیانی کا شبہہ پیدا نہ ہو سکے پھر اس مجموعہ کو ہر طرح کی تحریف و ترمیم سے محفوظ رکھا تاکہ ایک لفظ کا اضافہ نہ ہو سکے اور نہ کسی طرح کی کوئی کمی واقع جس کے اہم ترین دلائل خود پیغمبر اسلامؐ کے زمانہ میں حافظان قرآن کا وجود، سرکار دو عالم کی طرف سے کاتبین قرآن کا تقرر، رہبران اسلام کی طرف سے عمل بالقرآن کی دعوت، فقہ اسلامی میں قرآن کی مرجعیت کے علاوہ حدیث ثقلین بہترین ثبوت ہے جس میں امت کی ہدایت کے لئے قرآن مجید اور اس کی وضاحت کے لئے سلسلہ عترت کی بقا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس مقدس کتاب میں کسی طرح کی تحریف یا ترمیم کرنا چاہے تو اسے رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور قرآن اپنی عظمت کا خود تحفظ کرے گا۔

جیسا کہ صاحب تفسیر کاشف بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا جب اسرائیل نے اپنے ریڈیو سے

قرآن مجید کو نشر کرنا شروع کیا تھا اور اس میں یہودیوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات میں تحریف شروع کر دی تھی اور بعض سادہ لوح مُلّا اور ضمیر فروش مسلمان حکام بھی اسرائیل کے ہمنوا بن گئے تھے کہ وہ اپنے ریڈیو سے قرآن مجید کو نشر کر رہا ہے، لیکن چند ہی دنوں میں یہ راز فاش ہو گیا اور قرآن کریم کی عظمت محفوظ رہ گئی اور تحریف کرنے والوں کو رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اگر امداد الٰہی پشت پناہ نہ ہوتی تو مسلمان اس تحریف کو بھی کمال فصاحت و بلاغت قرار دے دیتے اور قرآن کا مفہوم تہ و بالا ہو جاتا۔

واضح رہے کہ دشمنان اسلام کا ایک خطرناک ہتھکنڈہ مسلمانوں کے درمیان مختلف قسم کے شکوک و شبہات اور اختلافات پیدا کرنا ہے لہٰذا تمام علماء و محققین کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ جہالت اور تعصب پر مبنی نظریات کو رد کر کے اس سلسلہ میں عقلی اور منطقی پہلوؤں کو اجاگر کریں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں شیعوں کے بنیادی اعتقادات پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کرنا اس بیماری سے بچنے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

مذہب شیعہ اپنے حکیمانہ اور مدلّل اعتقادات و نظریات کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے، چنانچہ جو بھی حق کا متلاشی اپنی دانشوری کا مظاہرہ کرتے ہوئے شیعوں کی اعتقادی کتابوں کا مطالعہ کرے گا تو وہ یا تو مذہب شیعہ کی تصدیق کرے گا یا کم سے کم اس مذہب کے بارے میں اپنی نفرت و عداوت کا ازالہ کرتے ہوئے اسے ایک سنجیدہ اسلامی مذاہب میں شمار کرے گا۔

چنانچہ تحریف کے نظریہ کی رد میں بزرگان شیعہ نے ہر دور میں گراں قدر کتابیں تحریر فرمائی ہیں، جس کی ایک کڑی یہ کتاب ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ جامع اور معتبر کتاب استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ ہادی معرفت ''مدظلہ'' کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

جس میں انھوں نے نہایت مدلل انداز میں تحریف کے نظریہ کو رد کرتے ہوئے اس سے متعلق مختلف شبہات کا جواب دیا ہے۔

اس کتاب کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں:

۱۔ اس کتاب میں ان تمام شبہات اور اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو تحریف قرآن

سے متعلق شیعوں پر لگائے گئے ہیں۔

۲۔شیعہ نظریہ کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے فریقین کی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے اور حتی الامکان آیات وروایات نیز علمائے فریقین کے نظریات اور بیانات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۳۔ اس کتاب کی تالیف میں جن کتابوں سے مدد لی گئی ہے اگر ان پر طائرانہ نظر کی جائے تو مؤلف کی دوراندیشی اور محنت شاقہ کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی اس کتاب میں بہت سی دیگر خوبیاں پائی جاتی ہیں جنھیں مدنظر رکھتے ہوئے حقیر نے یہ ارادہ کیا تھا کہ عربی و فارسی سے ناواقف اردوداں حضرات بھی اس کتاب کے بابرکت وجود سے استفادہ کرسکیں، دراصل یہ کتاب عربی میں لکھی گئی ہے کہ جس حجۃ الاسلام مولانا شہرابی صاحب نے فارسی زبان میں ترجمہ کیا اور اب اسے اردو کے پیکر میں منتقل کیا جارہا ہے۔

یقیناً یہ کتاب اردوداں افراد کے لئے تحریف سے متعلق مذہب اہل بیتؑ کے عقیدہ کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوگی۔

آخر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کاوش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں جن لوگوں نے تعاون کیا ہے ان کا شکریہ ادا کروں، خصوصاً حوزۂ علمیہ قم کے اہم تعلیمی ادارہ مرکز جہانی علوم اسلامی کہ جس نے اپنے نظام تعلیم میں تحقیقی مقالات (پایان نامہ) کو شامل کرکے ترجمہ وتحقیق کی طرف طلاب کو ترغیب دلائی ہے خاص طور پر جن لوگوں نے ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں میری راہنمائی کی اور اپنے مفید مشوروں کے ذریعہ ہمارا تعاون کیا ہے ہم تہ دل سے ان سب کے شکرگزار ہیں، بالخصوص محترم جناب حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا کلب صادق اسدی صاحب اور حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا کمیل اصغر زیدی صاحب کا نام قابل ذکر ہے جنھوں نے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود مجھے اپنے قیمتی وقت سے نوازا ہے۔

عارف حسین مبارک پوری

حوزہ علمیہ قم

۱۵/جمادی الاول ۱۴۲۷ھ ق

مقدمہ مؤلف

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ محمد و آلہ الطاھرین.

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی طرف تحریف اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی کی نسبت دینا اس مقدس کتاب کے ساتھ سراسر زیادتی اور قرآن مجید کی کھلی ہوئی مخالفت ہے کیونکہ خود خداوند عالم نے ہر دور میں اس کی حفاظت اور بقاء کی ضمانت لی ہے، جیسا کہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے:

''انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون''(۱)

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی (ہمیشہ کے لئے) اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''

قرآن مجید کی طرف اس قسم کی نامعقول اور قدیم تہمتوں کی ابتداء اس وقت سے ہوئی ہے جب سے قرآن مجید کے ابتدائی نسخہ لکھنے والوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے، کیونکہ اس زمانہ میں قرآن مجید کی کتابت اور اس کی تعلیم و قرائت کا کافی زور و شور تھا، اور ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ قرآن مجید پڑھنے کا صحیح طریقہ صرف اسی کو معلوم ہے اور اس کے علاوہ تمام لوگ غلط راستہ پر ہیں۔

یہ سلسلہ کافی دنوں تک چلتا رہا یہاں تک کہ خلیفۂ سوم کا زمانہ آیا جس میں انھوں نے مختلف قسم کے صحیفوں کے بجائے مصحف واحد کی تحریک چلائی لیکن افسوس کہ اس کام کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے حوالہ کی گئی جن کے اندر اس اہم کام کی لیاقت نہ تھی، اسی وجہ سے قرآن مجید کے رسم الخط اور کتابت

۱۔ سورۂ حجر (۱۵)، آیت ۹.

میں جو غلطیاں پیدا ہوئیں ان کے نتیجہ میں قرآن مجید کے مختلف نسخوں اور اس اصل نسخہ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا جو دار الحکومت ''مدینۂ منورہ'' میں موجود تھا(۱)

اسی زمانہ میں بعض صحابۂ کرام اور تابعین جیسے ابن عباس، عائشہ اور ابن مسعود وغیرہ اور ان کے مانند دوسرے تابعین کہ جن کی تعداد کم نہ تھی ان کو قرآن مجید کی کتابت اور قرائت کے طرز تعلیم پر اعتراض تھا چنانچہ ان کے اعتراضات اور رویّہ سے متعلق کچھ داستانیں اور روایتیں باقی رہ گئیں تھیں جن کو ظاہری نظر رکھنے والے ''حشویوں'' نے اپنی پوری توانائی کے ساتھ اکٹھا کیا اور انھیں اپنی روائی کتابوں میں نقل کر دیا، اور بعد میں اسی چیز کے نتیجہ میں قرآن مجید کے الفاظ وعبارات میں تحریف کے احتمال کا تصور سامنے آیا اور جنھوں نے اس باطل اور بے بنیاد نظریہ کا بازار گرم کیا جن کی وجہ سے ان خرافات کو رواج ملا وہ اسلام دشمن طاقتوں کے ملحدانہ اور جاہلانہ منصوبے تھے، جس میں ہمیں بنی امیہ وغیرہ جیسے کم عقل افراد جو اسلام کی عظمت اور قرآن مجید کے مقام ومنزلت کو کم کا خواب دیکھ رہے تھے پیش پیش نظر آتے ہیں۔

وائے ہو، ایسے لوگوں پر جو یہ باطل وبے کار نظریہ رکھتے ہیں، خداوند عالم کا ارشاد ہے:

''یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون''(۲)

''یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منھ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے چاہے یہ بات کفار کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو''

اس سلسلہ میں جن دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ روایات سند کے اعتبار سے صحیح ہیں اور قرآن مجید کی تحریف پر واضح دلالت کرتی ہیں، انھوں نے ان روایات کی توجیہ وتاویل کرنے کی بے کار کوشش کی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس طرح کی بعض روایتوں میں ہر طرح کی خاموشی کے باوجود انھوں نے قبول کیا ہے اور انھیں روایات کے مضمون کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور جب انھیں بعض روایات کی تاویل

۱۔مزید معلومات کے لئے: کتاب ''التمہید فی علوم القرآن''، جلد۱،ص ۳۳۳ میں رجوع فرمائیں.

۲۔سورۂ صف (۶۱) آیت ۸.

کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو انھیں ایک طرف ڈال دیا، اور اس سلسلہ میں جو آخری چیز جعل کر سکے وہ ''نسخ تلاوت'' ہے، اگر چہ علم اصول کے قواعد کے مطابق اس نظریہ کی خام خیالی اور اس کا بطلان بالکل واضح ہے۔

''ابن حزم اندلسی'' کا نظریہ ہے کہ جب بوڑھے مرد یا بوڑھی عورت زنا کے مرتکب ہوں تو ان کے سنگسار کرنے کا حکم قرآن مجید سے ماخوذ ہے جس کے لئے انھوں نے اس روایات سے استدلال کیا ہے:

''ابی بن کعب'' نے پوچھا: سورۂ احزاب میں کتنی آیتیں ہیں؟

لوگوں نے کہا: ۷۳ یا ۷۴ آیتیں ہیں۔

اس نے کہا: سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی بڑا تھا آیت رجم بھی سورۂ احزاب کا ایک حصہ تھی اور آیت رجم یہ ہے:

''اذا زنی الشیخ و الشیخه فارجموهما البتة نکالا من اللّٰه و اللّٰه عزیز حکیم''

''جب بوڑھے مرد یا بوڑھی عورت زنا کے مرتکب ہوں تو انھیں ضرور سنگسار کیا جائے یہ الٰہی عذاب اور ان کے گناہوں کی سزا ہے اور خداوند عالم عزیز و حکیم ہے''۔

ابن حزم کہتا ہے:

''اس روایت کی سند صحیح اور واضح ہے جس میں کسی طرح کے شک و شبہہ کی گنجائش نہیں ہے، البتہ اس آیت کے الفاظ و عبارات کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے صرف اس کا حکم اور مفہوم باقی ہے''(۱)

جن روایات میں دودھ پلانے کے احکام بیان ہوئے ہیں یعنی کتنی مرتبہ دودھ پلانے سے عورت اور بچہ کے درمیان محرمیت پیدا ہوجائے گی ان میں سے وہ عروہ اور عائشہ کی دو روایتوں کے ذریعہ استدلال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں اور یہ دونوں راوی بھی نہایت باعظمت اور موثق ہیں اور کوئی بھی ان دو روایتوں کو ترک نہیں کرسکتا ہے۔

۱۔محلی، جلد (۱۱)، ص۲۳۴:۔ابن حزم وہ پہلا شخص ہے جس نے نہایت بے انصافی کے ساتھ شیعۂ امامیہ کے اوپر یہ تہمت لگائی ہے کہ وہ لوگ قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں اور نہایت ظالمانہ انداز میں ان کی توہین اور مذمت کی ہے جبکہ اس بے بنیاد اور کھوکھلے نظریہ کو خود اس نے قبول کیا ہے لہٰذا وہ خود مذمت کا مستحق ہے۔

اس کے بعد وہ خود ہی یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد قرآن مجید کی کچھ آیتیں کم ہو جائیں؟ کیونکہ یہ چیز اللہ کی مقدس کتاب کے بارے میں ایک جرم کا حکم رکھتی ہے اور پھر خود ہی اس کے جواب میں کہا ہے: صرف ان آیات کا قرآن مجید میں لکھنا باطل ہے لیکن اس کا مفہوم وحکم اسی طرح باقی ہے جس طرح آیت رجم کا حکم باقی ہے(۱)

اسی طرح ''محی الدین ابن عربی'' کا کہنا ہے: ''بعض اہل کشف وشہود کا خیال ہے کہ بہت سی ایسی آیتیں جو نسخ ہوگئی تھیں وہ عثمان کے مصحف سے نکال دی گئی ہیں، جبکہ موجودہ قرآن مجید کے صحیح ہونے کے بارے میں کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے''(۲)

اسی وجہ سے بعض متاخرین نے بھی ان افسانوی خیالات سے دھوکہ کھا کر اس نظریہ کو ذکر کیا ہے(۳) لیکن فقہائے امامیہ نے ان تمام خرافاتی نظریات کو باطل قرار دیا ہے اور ان کے نزدیک ان افسانوی خیالات کی کوئی حیثیت نہیں ہے؛ چنانچہ وہ لوگ ان افسانوی خیالات کے متعلق فقہ وفتویٰ میں ان کی اہمیت کے قائل نہیں ہیں۔

ہمارا خیال تو یہ تھا کہ اس طرح کے غلط اور بے بنیاد نظریات کے متعلق بحث ہی نہ کی جائے اور اسے اس کے بدیہی بطلان ہی کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ عقل کے نزدیک اس طرح کے نظریات اور افسانوی خیالات کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور قرآن مجید بھی اس طرح کے تمام خرافات اور افسانوں سے پاک ومنزہ ہے، جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

۱۔محلّی، جلد۱۱، ص۱۴و۱۶۔

۲۔**الکبریت الاحمر فی عقائد الشیخ الاکبر محی الدین عربی**، جوکہ''**الیواقیت والجواھر**''کے حاشیہ میں چھپی ہے جلد(۱) ص ۱۳۹، اور دونوں کو شیخ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے وہ یہ قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں، لیکن انھوں نے کتاب ''فتوحات مصریہ'' میں کہا ہے کہ دانشوروں کے اجماع کے مطابق صحیح عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہرگز کسی طرح کی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔

۳۔ہم آئندہ اسے ''ظاہری نظر رکھنے والے اہل سنت کے نزدیک تحریف'' کے عنوان کے تحت تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے۔

''وانہ لکتاب عزیز، لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید''(۱)

''اور یہ عزیز کتاب ہے، جس کے قریب، سامنے یا پیچھے کی طرف سے باطل آ بھی نہیں سکتا ہے یہ خدائے حکیم وحمید کی نازل کی ہوئی کتاب ہے''

لیکن افسوس کہ ادھر کچھ عرصہ سے بعض اسلام دشمن طاقتوں کے گماشتوں کی طرف سے کچھ ایسی تحریر منظر عام پر آرہی ہیں جن سے مسلمانوں کے درمیان نفرت کی آگ بھڑک رہی ہے اور مسلمانوں کے ایک بڑے فرقہ یعنی شیعوں پر یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ وہ لوگ قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں، جبکہ یہ ایسی نسبت ہے جس سے شیعوں کا دامن ہمیشہ بالکل پاک وصاف رہا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ان بزدلانہ حملوں کے خلاف قیام کیا جائے تا کہ قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کا دفاع ہوسکے اوراس کے ذریعہ اس طرح کی غلط اور ناروا تہمتوں کے چہرے سے نقاب اتار دی جائے جو اس عظیم اسلامی امت پر لگائی گئی ہے، جس نے ہر دور میں دین اسلام کی پاسبانی کی ہے اوراپنے پورے وجود کے ساتھ دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا ہے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس کار خیر کی تکمیل میں ہماری مدد فرمائے۔

إنّہ ولی التوفیق

۱۔ سورۂ فصلت (۴۱)، آیت ۴۱و۴۲.